ان کا طرزِعمل سارے کا سارا ایک مسلمان کا تھا' بس کلمہ پڑھنے کی توفیق نہیں ملی۔ دوم: مصنف نے اپنے کچھ دیگر تجربات سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہودی پوری انسانیت کو بداخلاق بنانے پر تلے ہوئے ہیں اورانھوں نے مسلمان ملکوں میں جاسوسی کے جال بچھا رکھے ہیں۔

آخری حصے میں ایک پورا باب تنظیم اساتذہ پاکستان پر ہے۔قاضی صاحب نے تنظیم کی اہمیت وخدمات کے ساتھ اپنے اُوپر اس کے احسانات کا اعتراف کیا ہے لیکن تنظیم اور افرادِ تنظیم کی کمزوریوں' خامیوں اور اصلاح طلب پہلوؤں کا بھی بڑے کھلے اور واشگاف انداز میں ذکر کردیا ہے۔ یہ ایک طرح کا مکتوبِ مفتوح ہے۔

قاضی صاحب کا اسلوب رواں دواں اور آسان ہے۔ اگرچہ فنی اور ادبی اعتبار سے تو یہ خودنوشت کوئی بلند پایہ آپ بیتی قرار نہیں دی جاسکتی' لیکن مصنف نے جس خلوص' کھلے دل و دماغ' صاف گوئی اور بے لاگ انداز میں اسے لکھا ہے اس لحاظ سے یہ ایک دل چسپ' معلومات افزا' سبق آموز اور قابلِ مطالعہ آپ بیتی ہے۔

اگر اس کی تدوین کی جاتی اور تکرار یا غیرضروری حصوں کو نکال دیا جاتا اور زبان و بیان میں بھی کچھ اصلاح کردی جاتی تو یہ کہیں زیادہ خوب صورت اور عمدہ خودنوشت کا درجہ حاصل کرلیتی (ضخامت بھی کم ہوجاتی)' تاہم موجودہ صورت میں بھی اس میں ایک اچھی آپ بیتی کی بعض خوبیاں موجود ہیں' مثلاً مصنف کا خوداحتسابی کا رویہ' اپنی غلطیوں اور شخصی کمزوریوں کا اعتراف' صاف گوئی اور اپنے شدید مخالفین سے براہِ راست مکالمے کا اہتمام اور ان کی خوبیوں کا اعتراف وغیرہ۔ (ر-ہ)

قرآن اور علمِ جدید' ڈاکٹر محمد رفیع الدین (تلخیص: محمد موسیٰ بھٹو)۔ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ' ۴۰۰ بی' یونٹ ۴' لطیف آباد' حیدرآباد۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

ڈاکٹر محمد رفیع الدین (۱۹۰۴ء-۱۹۶۹ء) ایک ممتاز فلسفی' اقبال شناس اور جدید علوم کے اسکالر تھے۔ان کی عالمانہ تصنیف قرآن اور علمِ جدید بقول ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان: ''جدید نظریات کو اسلام کی کسوٹی پر پرکھنے اور اسلام کے نظریۂ لاشعور' نظریۂ جبلت' نظریۂ